URDU Gif Format

محبوب خدا ﷺ آپ کے مزار اور آپ کے
نعلین مقدسہ کے نقشوں میں غمزدہ کی شفاء

شفاء الوالہ فی صور الحبیب و مزارہ و نعالہ

مصنف:

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمۃ

ALAHAZRAT NETWORK
اعلحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

رسالہ

شفاء الوالہ فی صور الحبیب ومزارہ ونعالہ

۱۳۱۵ھ

(محبوب خدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، آپ کے مزار اور آپ کے نعلین مقدسہ کے نقشوں میں غمزدہ کی شفاء)

مسئلہ ۱۷۲ تا ۱۷۵ از ریاست ریواں مرسلہ مولوی عبدالرحیم خاں ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۱۵ھ

ما قولکم ایھا العلماء الکرام فی ھذہ المسائل (اے علماء کرام! ان مسائل کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں۔ ت):

(۱) بنانا تصویر آنحضرت علیہ الصلٰوۃ والسلام کا بغرض حصول ثواب زیارت کے درست و جائز ہے یا نہ؟ اور بنانے والا اور خریدار مثوب ہوگا یا نہیں؟

(۲) اگر کوئی تصویر آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم و تصویر براق نبوی و نیز تصویر حضرت جبرئیل علیہ السلام بنا کر یا بنوا کر واسطے حصول ثواب زیارت کے اپنے پاس رکھے اور اکثر مجالس میلاد نبوی میں تصاویر مذکورین کو بتکلف تمام نمائشاً بوقت ذکر معراج شریف حاضرین مجلس کے روبرو پیش کرے اور یقین اس امر کا دلائے کہ گویا حضور معراج کو تشریف لے جاتے ہیں اور لوگوں کو لمس و بوسہ کیلئے ہدایت و فہمائش کرے تو یہ فعل اس کا شرعاً جائز ہوسکتا ہے اور امور مندرجہ سوالات دوم مشروع ہوں گے یا غیر مشروع؟

(۳) نقشہ روضہ مقدسہ آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بغرض حصول ثواب زیارت بنوا کر اپنے پاس

رکھنا اور یہ گمان کرنا کہ جس طرح اصل کی تعظیم و تکریم سے ہم کو ثواب حاصل ہوتا ہے تعظیم نقل و شبیہ سے بھی ثواب حاصل ہوتا ہے، کیسا ہے، جائز ہے یا کیا؟ اور دلائل الخیرات میں جو نقشہ روضہ مطہرہ دیا گیا ہے دراصل دینا چاہئے یا نہیں؟

(۴) بصورتِ ناجوازی و غیر مشروع ہونے تصاویر کے اُن تصاویر کو کیا کرنا چاہئے اور نقشہ روضہ مطہر دلائل الخیرات میں سے نکال دینا بہتر ہوگا یا بدستور باقی و قائم رکھنا؟ افتونا بالصواب و اسقونا بالجواب توجروا بالاجرین وتکرموا فی الدارین (ہمیں ٹھیک ٹھیک فتوٰی دو اور بہترین جواب سے سرفراز فرماؤ تاکہ تمہیں دوہرا اجر ملے اور دونوں جہان میں عزت پاؤ۔ ت)

الجواب

اللّٰھم لک الحمد صل علٰی نبیک نبی الحمد و اٰلہ وصحبہ الحیائیا لحمد اسألک حسن الادب وصدق الحب لحبیبک الکریم علیہ وعلٰی اٰلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم وانی اعوذبک من ھمزات الشیطین واعوذبک رب ان یحضرون۔

اے اللہ! درحقیقت تیرے ہی لئے سب تعریف و توصیف ہے، اور نزولِ رحمت فرما اپنے نبی پر جو نبی حمد ہیں، اور ان کی آل اور ان کے ساتھیوں پر رحمت نازل فرما جو اچھی ... والے ہیں — ہم تجھ سے بہترین ادب اور تیرے حبیب مکرم کی سچی محبت کا سوال کرتے ہیں۔ آپ پر اور آپ کی اولاد پر سب سے بہتر درود ہو۔ اے میرے پروردگار! بیشک میں شیاطین کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے پروردگار! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ وہ (شیاطین) میرے پاس (شر کے لئے) حاضر ہوں۔ (ت)

اللہ عزوجل پناہ دے ابلیس لعین کے مکائد سے سخت ترکید یہ ہے کہ آدمی سے حسنات کے دھوکے میں سیّأت کراتا ہے اور شہد کے بہانے زہر پلاتا ہے والعیاذ باللہ رب العالمین، اس مسکین تینوں تصویرات مذکورہ بنانے والے ان کی زیارت و لمس و تقبیل کرانے والے نے گمان کیا کہ وہ حضور پرنور سید المرسلین صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا حقِ محبت بجالاتا اور حضور کو راضی کرتا ہے حالانکہ حقیقۃً وہ اپنی ان حرکات باطلہ سے حضور اقدس سید عالم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی صریح نافرمانی کر رہا ہے اس پر پہلے ناراض ہونے والے حضور والاہیں صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ذی روح کی تصویر بنانا، بنوانا، اعزازاً اپنے پاس رکھنا سب حرام فرمایا اور اس پر سخت سخت وعیدیں ارشاد کیں اور ان کے دور کرنے مٹانے کا حکم دیا۔ احادیث اس بارے میں حدِ تواتر پر ہیں، یہاں بعض مذکور ہوتی ہیں۔

حدیث ۱ : صحیحین ومسند امام احمد میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں :

کل مصور فی النار یجعل اللہ لہ بکل صورۃ صورھا نفسا فتعذبہ فی جہنم۔[1]

ہر مصور جہنم میں ہے اللہ تعالٰی ہر تصویر کے بدلے جو اس نے بنائی تھی ایک مخلوق پیدا کرے گا کہ وہ جہنم میں اسے عذاب کرے گی۔

حدیث ۲ : انھیں میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں :

ان اشد الناس عذابا یوم القیٰمۃ المصورون۔[2]

بیشک نہایت سخت عذاب روزِ قیامت تصویر بنانے والوں پر ہے۔

حدیث ۳ : انھیں میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں :

قال اللہ تعالٰی ومن اظلم ممن ذھب یخلق خلقا کخلقی فلیخلقوا ذرۃ اولیخلقوا حبۃ اولیخلقوا شعیرۃ۔[3]

اللہ عزوجل فرماتا ہے اس سے بڑھ کر ظالم کون جو میرے بنائے ہوئے کی طرح بنانے چلے بھلا کوئی چیونٹی یا گیہوں یا جَو کا دانہ تو بنادیں۔

www.alahazratnetwork.org

حدیث ۴ : صحیحین وسنن نسائی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں :

---

[1] مشکوٰۃ المصابیح بحوالہ المتفق علیہ کتاب اللباس باب التصاویر مطبع مجتبائی دہلی ص ۳۸۵
صحیح مسلم کتاب اللباس باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان الخ 〃 〃 〃 ۲/۲۰۲
مسند احمد بن حنبل ازمسند عبداللہ بن عباس المکتب الاسلامی بیروت ۱/۳۰۸

[2] صحیح البخاری کتاب اللباس باب التصاویر قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۸۸۰
صحیح مسلم 〃 باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان الخ 〃 〃 〃 ۲/۲۰۱

[3] صحیح مسلم 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ۲/۲۰۲
صحیح البخاری 〃 باب التصاویر 〃 〃 〃 ۲/۸۸۰

ان الذین یصنعون ھٰذہ الصور یعذبون یوم القیٰمۃ یقال لھم احیوا ما خلقتم۔[۱]

بیشک یہ جو تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن عذاب کئے جائیں گے ان سے کہا جائے گا یہ صورتیں جو تم نے بنائی تھیں ان میں جان ڈالو۔

حدیث ۵: مسند احمد و صحیحین و سنن نسائی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من صور صورۃ فان اللہ معذبہ حتی ینفخ فیھا الروح ولیس بنافخ۔[۲]

جو کوئی تصویر بنائے تو بیشک اللہ تعالٰی اسے عذاب کرے گا یہاں تک کہ اس میں روح پھونکے اور نہ پھونک سکے گا۔

حدیث ۶: مسند احمد و جامع ترمذی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

یخرج عنق من النار یوم القیٰمۃ لہ عینان تبصران واذنان تسمعان ولسان ینطق یقول انی وکلت بثلاثۃ بکل جبار عنید و بکل من دعا مع اللہ الٰھا اٰخر و بالمصورین۔[۳]

قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی جس کے دو آنکھیں ہوں گی دیکھنے والی اور دو کان سننے والے اور ایک زبان کلام کرتی وہ کہے گی میں تین شخصوں پر مسلط کی گئی ہوں جو اللہ کا شریک بتائے اور ہر ظالم ہٹ دھرم اور تصویر بنانے والے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

---

[۱] صحیح البخاری کتاب اللباس باب عذاب المصورین یوم القیٰمۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۸۸۰
صحیح مسلم " " باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان " " ۲/ ۲۰۱
سنن النسائی کتاب الزینۃ ذکر ما یکلف اصحاب الصور یوم القیامۃ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۰۰

[۲] صحیح البخاری کتاب البیوع باب بیع التصاویر قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۲۹۶
صحیح مسلم " " باب تحریم صورۃ الحیوان " " " ۲/ ۲۰۲
مسند احمد بن حنبل عن ابن عباس رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۲۴۱ و ۲۴۶
سنن النسائی کتاب الزینۃ ذکر ما یکلف اصحاب الصور الخ نور محمد کارخانہ کراچی ۲/ ۳۰۰

[۳] جامع الترمذی ابواب صفۃ جہنم باب ما جاء فی صفۃ النار امین کمپنی دہلی ۲/ ۸۱
مسند احمد بن حنبل از مسند ابی ہریرہ المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۳۳۶

حدیث ۷: امام احمد مسند اور طبرانی معجم کبیر اور ابونعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اشد اھل النار عذابا یوم القیمۃ من قتل نبیا او قتلہ نبی او امام جائر و ھٰؤلاء المصورون۔ ولفظ احمد اشد الناس عذابا یوم القیمۃ رجل قتل نبیا او قتلہ نبی او رجل یضل الناس بغیر علم او مصور یصور التماثیل۔[1]

بیشک روزِ قیامت سب دوزخیوں میں زیادہ سخت عذاب اس پر ہے جس نے کسی نبی کو شہید کیا یا کسی نبی نے جہاد میں اسے قتل کیا یا بادشاہ ظالم یا جو شخص بے علم حاصل کئے لوگوں کو بہکانے لگے اور ان تصویر بنانے والوں پر۔

حدیث ۸: بیہقی شعب الایمان میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اشد الناس عذابا یوم القیمۃ من قتل نبیا او قتلہ نبی او قتل احد والدیہ والمصورون وعالم لم ینتفع بعلمہ۔[2]

بیشک روزِ قیامت سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ ہے جو کسی نبی کو شہید کرے یا کوئی نبی اسے جہاد میں قتل فرمائے یا جو اپنے ماں باپ کو قتل کرے اور تصویر بنانے والے اور وہ عالم جو علم پڑھ کر گمراہ ہو۔

www.alahazratnetwork.org

حدیث ۹: امام مالک و امام احمد و امام بخاری و امام مسلم و نسائی و ابن ماجہ حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی:

قدم رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من سفر وقد سترت سھوۃ لی بقرام فیہ تماثیل فلما راٰہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سفر سے تشریف فرما ہوئے تھے میں نے ایک کھڑکی پر تصویردار پردہ لٹکایا ہوا تھا جب حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم واپس تشریف لائے اسے

---

[1] المعجم الکبیر — حدیث ۱۰۴۹۷ — المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت — ۱۰/ ۲۶۰
حلیۃ الاولیاء — ترجمہ ۲۵۳ خیثمہ بن عبدالرحمٰن — دارالکتاب العربی بیروت — ۴/ ۱۲۲
مسند احمد بن حنبل — از مسند عبداللہ بن مسعود — المکتب الاسلامی بیروت — ۱/ ۴۰۷

[2] شعب الایمان — حدیث ۷۸۸۸ — دارالکتب العلمیۃ بیروت — ۶/ ۱۹۷

تلون وجهه وقال یا عائشة اشد الناس عذابا عند الله یوم القیمة الذین یضاهون بخلق الله[1] وفی روایة للشیخین قام علی الباب فلم یدخل فعرفت فی وجهه الکراهیة فقلت یا رسول الله اتوب الی الله والی رسوله فماذا اذنبت فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ان اصحاب هذه الصور یعذبون یوم القیمة فیقال لهم احیوا ما خلقتم وقال ان البیت الذی فیه الصور لا تدخله الملئکة[2] وفی اخری لهما تناول الستر فهتکه وقال من اشد الناس عذابا یوم القیمة الذین یشبهون بخلق الله[3]

ملاحظہ فرما کر رنگ چہرۂ انور کا بدل گیا اندر تشریف نہ لائے، اُم المومنین فرماتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں اللہ کی طرف اور اللہ کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا خطا ہوئی؟ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے وہ پردہ اتار کر پھینک دیا اور فرمایا اے عائشہ! اللہ تعالٰی کے یہاں سخت تر عذاب روزِ قیامت اُن مصوروں پر ہے جو خدا کے بنائے ہوئے کی نقل کرتے ہیں ان پر روزِ قیامت عذاب ہوگا ان سے کہا جائے گا یہ جو تم نے بنایا ہے اس میں جان ڈالو جس گھر میں یہ تصویریں ہوتی ہیں اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

حدیث ۱۰: ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن حبان حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اتانی جبریل علیه الصلوة والسلام فقال لی مر برأس التماثیل یقطع فتصیر کهیأة الشجرة و امر بالستر فلیقطع فلیجعل وسادتین منبوذتین توطئان[4] هذا مختصرا۔

میرے پاس جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حاضر ہو کر عرض کی حضور! مورتوں کیلئے حکم دیں کہ اُن کے سر کاٹ دیئے جائیں کہ پیڑ کی طرح رہ جائیں اور تصویردار پردے کے لئے حکم فرمائیں کہ کاٹ کر دو مسندیں بنالی جائیں کہ زمین پر ڈال کر پاؤں سے روندی جائیں۔

ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

[1] صحیح البخاری ۲/ ۸۸۰ و صحیح مسلم ۲/ ۲۰۱ و سنن النسائی ۲/ ۳۰۰ و مسند احمد بن حنبل ۶/ ۸۳ و ۲۱۹

[2] " " ۲/ ۸۸۱ " " " ۲/ ۲۰۱ [3] صحیح مسلم ۲/ ۲۰۰ و صحیح البخاری ۲/ ۸۸۰

[4] سنن ابی داؤد کتاب اللباس باب فی الصور آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۲۱۴

جامع الترمذی ابواب الادب باب ما جاء ان الملئکة لا تدخل بیتا الخ امین کمپنی دہلی ۲/ ۱۰۳

حدیث ۱۱ تا ۱۴: صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمر اور صحیح مسلم میں حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا اور نیز اسی میں حضرت ام المومنین میمونہ اور مسند امام احمد میں بسند صحیح حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہم سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کی:

انا لا ندخل بیتا فیہ کلب وصورۃ۔[1]
ہم ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

حدیث ۱۵: احمد و نسائی و ابن ماجہ و ابن خزیمہ و سعید بن منصور حضرت امیر المومنین علی مرتضٰی کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: جبریل امین نے عرض کی:

انھا ثلث لم یلج ملک مادام فیہا واحد منہا کلب او جنابۃ او صورۃ روح۔[2]
تین چیزیں ہیں کہ جب تک اُن میں سے ایک بھی گھر میں ہوگی کوئی فرشتہ رحمت و برکت کا اُس گھر میں داخل نہ ہوگا کتا یا جنب یا جاندار کی تصویر۔

حدیث ۱۶ و ۱۷: مسند احمد و صحیح بخاری و صحیح مسلم و جامع ترمذی و سنن نسائی و ابن ماجہ میں حضرت ابو طلحہ اور سنن ابی داؤد و نسائی و صحیح ابن حبان میں حضرت امیر المومنین مولٰی علی رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا تدخل الملئکۃ بیتا فیہ کلب ولا صورۃ۔[3]
رحمت کے فرشتے اُس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

حدیث ۱۸: نسائی و ابن ماجہ و شاشی و ابو یعلٰی اور ابو نعیم حلیہ اور ضیا صحیح مختارہ میں امیر المومنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے راوی:

۱؎ صحیح البخاری کتاب اللباس ۲/۸۸۱ و صحیح مسلم کتاب اللباس ۲/۱۹۹ و ۲۰۰
۲؎ مسند احمد بن حنبل از مسند علی رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۱/۸۵
۳؎ صحیح البخاری کتاب بدء الخلق قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۵۸
صحیح مسلم کتاب اللباس باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان " " " ۲/۲۰۰
سنن ابی داؤد " باب فی الصور آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۲۱۶
جامع الترمذی ابواب الادب باب ماجاء ان الملئکۃ لا تدخل بیتا امین کمپنی دہلی ۲/۱۰۳
سنن النسائی کتاب الزینۃ التصاویر ۲/۲۹۹ و کتاب الطہارۃ ۱/۵۱

صنعت طعاما فدعوت رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم فجاء فرأی تصاویر فرجع (زاد الاربعة الاخیرون) فقلت یا رسول الله ما رجعك بابی وامی قال ان فی البیت سترا فیه تصاویر وان الملٰئکة لا تدخل بیتا فیه تصاویر[1]

میں نے حضور پرنور صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہ کی دعوت کی حضور تشریف فرما ہوئے پردے پر کچھ تصویریں بنی دیکھیں واپس تشریف لے گئے (آخری چار میں اتنا اضافہ ہے) میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر نثار کس سبب سے حضور واپس ہوئے۔ فرمایا گھر میں ایک پردے پر تصویریں تھیں اور ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویریں ہوں۔

حدیث ۱۹: صحیح بخاری وسنن ابی داؤد میں حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے ہے:

ان النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم لم یکن یترك فی بیته شیئا فیه تصالیب الا نقضه[2]

نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جس چیز میں تصویر ملاحظہ فرماتے اسے بے توڑے نہ چھوڑتے۔

حدیث ۲۰: مسلم وابوداؤد وترمذی حیّان بن حصین سے راوی:

www.alahazratnetwork.org

قال لی علی رضی الله تعالٰی عنه الا ابعثك علی ما بعثنی علیه رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم ان لا تدع صورة الا طمستها ولا قبرا مشرفا الا سویته[3] ورواه ابو یعلٰی[4] وابن جریر فلم یسمیا حیان انما قالا عن علی انه دعا صاحب شرطته

مجھ سے امیر المومنین مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ نے فرمایا کہ میں تمہیں اس کام پر نہ بھیجوں جس پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مامور فرما کر بھیجا کہ جو تصویر دیکھو اسے مٹا دو اور جو قبر حد شرع سے زیادہ اونچی پاؤ اسے حد شرع کے برابر کردو (بلندی قبر میں حد شرع ایک بالشت ہے)

---

[1] سنن النسائی کتاب الزینة التصاویر نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/۳۰۰
کنز العمال بحوالہ الشاشی ع عن علی حدیث ۹۰۰۳ مؤسسة الرسالہ بیروت ۴/۱۳۱ و ۱۳۴
[2] صحیح البخاری کتاب اللباس ۲/۸۸۰ و سنن ابی داؤد کتاب اللباس ۲/۲۱۹
[3] صحیح مسلم کتاب الجنائز ۱/۳۱۲ و سنن ابی داؤد کتاب الجنائز باب تسویة القبر ۲/۱۰۳
جامع الترمذی ابواب الجنائز باب ما جاء فی تسویة القبر امین کمپنی دہلی ۱/۱۲۵
[4] مسند ابی یعلٰی حدیث ۳۳۸ مؤسسة علوم القرآن بیروت ۱/۱۹۹

فقال لہ فذکر ایمعناہ۔ (اس کو ابویعلٰی اور ابن جریر دونوں نے روایت کیا مگر ان دونوں نے حیان بن حصین کا نام نہیں بلکہ یوں فرمایا کہ حضرت علی (کرم اللہ وجہہ) سے روایت ہے کہ انھوں نے اپنے کوتوال کو بلایا اور اس سے ارشاد فرمایا۔ آگے دونوں نے حدیث کا مفہوم ذکر فرمایا۔ (ت)

حدیث ۲۱: امام احمد بسند جید امیر المومنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ایک جنازے میں تھے حضور نے ارشاد فرمایا:

ایکم ینطلق الی المدینۃ فلایدع بہا وثنا الاکسرہ ولاقبرا الاسواہ ولاصورۃ الا لطخہا۔ تم میں کون ایسا ہے مدینے جاکر ہر بُت کو توڑ دے اور ہر قبر برابر کردے اور ہر تصویر مٹادے۔

ایک صاحب نے عرض کی: میں یارسول اللہ۔ فرمایا: تو جاؤ۔ وہ جاکر واپس آئے اور عرض کی: یارسول اللہ! میں نے سب بُت توڑ دیئے اور سب قبریں برابر کردیں اور سب تصویریں مٹادیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

من عاد لصنعۃ شیئ من ھذا فقد کفر بما انزل علی محمد۔[1] اب جو ان میں سے کوئی چیز بنائے گا وہ کفر و انکار کریگا اس چیز کے ساتھ جو محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) پر نازل ہوئی۔

والعیاذ باللہ رب العلمین (اللہ تعالٰی کی پناہ جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا۔ ت)

مسلمان بنظرِ ایمان دیکھے کہ صحیح وصریح حدیثوں میں اس پر کیسی سخت سخت وعیدیں فرمائی گئیں اور یہ تمام احادیث عام شامل محیط کامل ہیں جن میں اصلاً کسی تصویر کسی طریقے کی تخصیص نہیں تو معظّمین دین کی تصویروں کو ان احکام خدا ورسول سے خارج کرنا محض باطل ووہم عاطل ہے بلکہ شرع مطہر میں زیادہ شدتِ عذاب تصاویر کی تعظیم ہی پر ہے، اور خود ابتداءً بُت پرستی انھیں تصویراتِ معظّمین سے ہوئی۔ قرآن عظیم میں جو پانچ بتوں کا ذکر سورہ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام میں فرمایا ود، سواع، یغوث، یعوق، نسر[2]، یہ پانچ بندگانِ صالحین تھے کہ لوگوں نے ان کے انتقال کے بعد باغوائے ابلیس لعین ان کی تصویریں بناکر ان کی مجلسوں میں قائم کیں، پھر بعد کی آنے والی نسلوں نے انھیں معبود سمجھ لیا۔

---

[1] مسند احمد بن حنبل از مسند علی رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۸۷

[2] القرآن الکریم ۷۱/ ۲۳

صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے:

ود و سواع و یغوث و یعوق و نسرا سماء رجال صالحین من قوم نوح فلما ھلکوا اوحی الشیطٰن الٰی قومھم ان انصبوا الٰی مجالسھم التی کانوا یجلسون انصابا وسموھا باسماھم ففعلوا فلم تعبد حتی اذا ھلک اولئك وتنسخ العلم عبدت[1] ھذا مختصرًا۔

ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے نیک لوگوں کے نام ہیں جب وہ فوت ہوگئے تو شیطان نے ان کے دلوں میں یہ وسوسہ ڈالا کہ جہاں وُہ بیٹھتے تھے وہاں انکی مجالس میں ان کے بُت نصب کرو اور ان کے نام لیا کرو، تو وہ ایسا ہی کرنے لگے۔ پھر اس دور میں تو ان کی عبادت نہیں ہوئی مگر جب وہ لوگ ہلاک ہوگئے اور علم مٹ گیا سابق لوگوں کے بارے میں جہالت کا پردہ چھاگیا تو رفتہ رفتہ ان مجسموں کی عبادت و پرستش شروع ہوگئی۔ یہ حدیث کے مختصر الفاظ ہیں۔ (ت)

بااین ہمہ اگر وساوس وہواجس سے تسکین نہ پائیں تو احادیث صحیحہ صریحہ سے خاص تصاویر معظمین کا جزئیہ لیجئے۔

حدیث ۲۲: صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے:

انہ قال دخل النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم البیت فوجد فیہ صورۃ ابراھیم وصورۃ مریم علیھما الصلوٰۃ والسلام فقال صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اما لھم فقد سمعوا ان الملٰئکۃ لاتدخل بیتا فیہ صورۃ الحدیث[2] ھذا لفظہ فی الانبیاء وفیہ ایضا ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ

حضرت ابن عباس نے فرمایا جب حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کعبہ شریف کے اندر تشریف لے گئے تو وہاں آپ نے حضرت ابراہیم اور سیدہ مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کی تصاویر پائیں حضور صلے اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آگاہ ہوجاؤ کہ آگاہ ہوجاؤ کہ تصویریں بنانے والوں نے بھی یہ بات سُن رکھی تھی (یعنی ان کے کانوں تک بھی یہ بات پہنچی ہُوئی تھی کہ) بیشک جس گھر میں تصویر ہو وہاں فرشتے نہیں آتے (الحدیث) یہ الفاظ حدیث کتاب الانبیاء میں

---

[1] صحیح البخاری کتاب التفسیر باب وَدًّا وسواعا الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۷۳۲/۲

[2] " کتاب الانبیاء باب قول اللہ عزوجل واتخذ اللہ ابراہیم " " ۴۷۳/۱

لما رای الصور فی البیت لم یدخل حتی امر بہا فمحیت الحدیث[1] وفی المغازی فاخرج صورۃ ابراھیم واسمٰعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام[2] الحدیث ھذہ کلہا روایات البخاری و ذکر ابن ھشام فی سیرتہ قال وحدثنی بعض اھل العلم ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دخل البیت یوم الفتح فرای فیہ صور الملٰئکۃ وغیرھم فرای ابراھیم علیہ الصلوٰۃ والسلام مصورا فذکر الحدیث الی ان قال ثم امر بتلک الصور کلہا فطمست[3]۔

آئے ہیں، اور اسی میں ہے ——— حضور صلے اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے کعبہ شریف میں تصویریں دیکھیں تو اندر داخل نہ ہوئے یہاں تک کہ ان کے متعلق حکم فرمایا تو وُہ مٹادی گئیں الحدیث۔ اور مغازی میں ہے کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام کی تصاویر باہر نکال دی گئیں الحدیث۔ یہ سب بخاری شریف کی روایات ہیں اور ابن ہشام نے اپنی سیرت میں بیان فرمایا کہ مجھ سے بعض اہلِ علم نے بیان کیا کہ حضور اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وسلم فتح کے روز بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو وہاں فرشتوں وغیرہ کی تصاویر دیکھیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مجسمہ دیکھا، پھر بقیہ حدیث ذکر فرمائی، یہاں تک کہ فرمایا پھر تمام تصاویر کے بارے میں حکم فرمایا کہ مٹادی جائیں تو وہ مٹادی گئیں (ت)

ان احادیث کا حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم روزِ فتح مکہ کعبہ معظمہ کے اندر تشریف فرما ہوئے اُس میں حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل و حضرت مریم و ملائکہ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام وغیرہم کی تصویریں نظر پڑیں کچھ پیکردار کچھ نقشِ دیوار، حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ویسے ہی پلٹ آئے اور فرمایا خبردار ہو بیشک ان بنانے والوں کے کان تک بھی یہ بات پہنچی ہوئی تھی کہ جس گھر میں کوئی تصویر ہو اس میں ملائکہ رحمت نہیں جاتے، پھر حکم فرمایا کہ جتنی تصویریں منقوش تھیں سب مٹادی گئیں اور جتنی مجسم تھیں سب باہر نکال دی گئیں انھیں بھی حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ و حضرت سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ صلی اللہ تعالٰی علٰی ابنہما الاکرم وعلیہما و بارک وسلم کی تصویریں بھی باہر لائی گئیں جب تک کعبہ معظمہ سب تصاویر سے پاک نہ ہوگیا حضور پُرنور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اپنے قدمِ اکرم سے اسے شرف نہ بخشا۔

---

[1] صحیح البخاری — کتاب الانبیاء — قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۷۳

[2] صحیح البخاری — کتاب المغازی — " " " ۲/۶۱۲

[3] سیرۃ النبی لابن ہشام — امر الرسول بطمس ما بالبیت من صور — دار ابن کثیر ۴/۳۲

حدیث ۲۳: مسند امام احمد میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے:

قال کان فی الکعبۃ صور فامر النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عمر بن الخطاب ان یمحوھا فبل عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ ثوبا ومحاھا بہ فدخلھا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وما فیھا منھا شیئ[1] و فی حدیثہ عند الامام الواقدی وکان عمر قد ترك صورۃ ابراھیم فلما دخل صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم راٰھا فقال یا عمر الم آمرك ان لاتدع فیھا صورۃ ثم رای صورۃ مریم فقال امحوا ما فیھا من الصور قاتل اللہ قوما یصورون مالا یخلقون[2] ھذا مختصرا۔

حضرت جابر نے فرمایا ایامِ جاہلیت میں کعبہ شریف کے اندر تصویریں تھیں، حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو حکم فرمایا کہ تصویری نقوش مٹا دو۔ تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے گیلے کپڑے کے ساتھ ان نقوش کو مٹا دیا۔ اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کعبہ شریف میں داخل ہوئے تو وہاں کوئی تصویری نقش موجود نہ تھا، اس سند میں امام واقدی کا یہ اضافہ بھی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تصویر چھوڑ دی تھی یعنی اسے نہیں مٹایا تھا۔ پھر جب اندر تشریف لے جا کر حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم نے اسے دیکھا تو ارشاد فرمایا اے عمر! کیا میں نے تمہیں حکم نہ دیا تھا کہ یہاں کوئی تصویر باقی نہ رہنے دو۔ پھر آپ نے سیدہ مریم کی تصویر دیکھی تو فرمایا یہاں جتنی بھی تصویریں ہیں ان سب کو مٹا دیا جائے اللہ تعالٰی ایسے لوگوں کو برباد کرے جو ایسی چیزوں کی تصویریں بناتے ہیں جنہیں وہ پیدا نہیں کرسکتے۔

حدیث ۲۴: عمر بن شبہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی:

ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دخل الکعبۃ فامرنی فاتیتہ بماء فی دلو فجعل یبل الثوب ویضرب بہ علی الصور ویقول قاتل اللہ قوما یصورون مالا یخلقون[3]۔

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کعبہ شریف میں داخل ہوئے تو مجھے حکم فرمایا تو میں پانی کا ڈول بھر کر لایا آپ خود بنفسِ نفیس اس پانی سے کپڑا تر کرنے لگے پھر ان تصویروں پر وہ بھیگا ہوا کپڑا رگڑتے ہوئے فرمانے لگے اللہ تعالٰی ایسے لوگوں کو ہلاک کرے جو ایسی چیزوں کی تصویر کشی کرتے ہیں جنہیں وہ پیدا نہیں کرسکتے (ت)

---

[1] مسند احمد بن حنبل — از مسند جابر رضی اللہ عنہ — المکتب الاسلامی بیروت — ۳/ ۳۹۶

[2] کتاب المغازی للواقدی — شان غزوۃ الفتح — موسسۃ الاعلمی بیروت — ۲/ ۸۳۴

[3] فتح الباری بحوالہ عمر بن شبہ — کتاب المغازی — مصطفی البابی مصر — ۹/ ۴۹

المصنف لابن ابی شیبۃ کتاب العقیقہ حدیث ۵۲۶۵ و کتاب المغازی حدیث ۱۸۷۵۶ — ۸/ ۲۹۶ و ۱۴/ ۴۹۰

حدیث ۲۵: ابوبکر بن ابی شیبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی:

ان المسلمین تجردوا فی الازر واخذوا الدلاء وارتجزوا علی زمزم یغسلون الکعبۃ ظہرھا وبطنھا فلم یدعوا اثرا من المشرکین الا محوہ او غسلوہ۔[۱]

(اس وقت) مسلمانوں نے اپنی چادریں اتاریں اور ڈول میں آبِ زمزم بھر بھر کر کعبہ شریف کو اندرون و بیرون سے خوب دھونے لگے چنانچہ مشرکین کے تمام نشاناتِ شرک دھو ڈالے اور مٹا دیے۔ (ت)

حاصل ان احادیث کا یہ ہے کہ کعبہ میں جو تصویریں تھیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ انھیں مٹا دو۔ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرام چادریں اتار اتار کر امتثالِ حکم اقدس میں سرگرم ہوئے زمزم شریف سے ڈول کے ڈول بھر کر آتے اور کعبہ کو اندر باہر سے دھویا جاتا، کپڑے بھگو بھگو کر تصویریں مٹائی جاتیں، یہاں تک کہ وہ مشرکوں کے آثار سب دھو کر مٹا دیے۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر پائی کہ اب کوئی نشان باقی نہ رہا اس وقت اندر رونق افروز ہوئے، اتفاق سے بعض تصاویر مثل تصویر ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نشان رہ گیا تھا پھر نظر فرمائی تو حضرت مریم کی تصویر بھی جو اسی جگہ تھی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک ڈول پانی منگا کر انھیں کپڑا تر کرکے ان کے مٹانے میں شرکت فرمائی اور ارشاد فرمایا: اللہ کی مار ان تصویر بنانے والوں پر۔

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے:

فی حدیث اسامۃ انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دخل الکعبۃ فرأی صورۃ ابراھیم فدعا بماء فجعل یمحوھا وھو محمول علی انہ بقیۃ تخفی علی من محاھا اولا۔[۲]

حضرت اسامہ کی حدیث میں ہے کہ حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ شریف کے اندر تشریف لےگئے تو کچھ تصاویر انہی دیکھ کر پانی منگوایا اور انھیں اپنے دستِ اقدس سے خود مٹانے لگے۔ یہ حدیث اس پر محمول ہے کہ بعض تصویروں کے کچھ نشانات باقی رہ گئے تھے جنھیں پہلی دفعہ مٹانے والا نہ دیکھ سکا (تو حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوبارہ انھیں مٹا دیا)۔ (ت)

حدیث ۲۶: صحیحین میں ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے:

لما اشتکی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرض میں بعض

---

[۱] المصنف لابن ابی شیبہ کتاب المغازی حدیث ۱۸۷۶۵ ادارۃ القرآن کراچی ۱۴/۴۹۲

[۲] فتح الباری کتاب المغازی باب این رکز النبی صلی اللہ علیہ وسلم الرایۃ یوم الفتح مصطفی البابی مصر ۹/۲۷۰

ذکر بعض نسائه کنیسة یقال لها ماریة وکانت ام سلمة وام حبیبة اتتا ارض الحبشة فذکرتا من حسنها وتصاویر فیها فرفع راسه فقال اولئك اذا مات فیهم الرجل الصالح بنوا علی قبرہ مسجدا ثم صوروا فیه تلك الصور اولئك شرار خلق الله[1]

ازواج مطہرات نے ایک گرجا کا ذکر کیا جس کا نام ماریہ تھا اور حضرت ام المومنین ام سلمہ وام المومنین ام حبیبہ ملک حبشہ میں ہو آئی تھیں ان دونوں بیبیوں نے ماریہ کی خوبصورتی اور اس کی تصویروں کا ذکر کیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے سر اٹھا کر فرمایا یہ لوگ جب ان میں کوئی نیک بندہ نبی یا ولی انتقال کرتا ہے اس کی قبر پر مسجد بنا کر اس میں تبرکًا اس کی تصویر لگاتے ہیں یہ لوگ بدترین خلق ہیں۔ (ت)

فی المرقاة الرجل الصالح ای من نبی او ولی تلك الصور ای صور الصلحاء تذکیرا بهم وترغیبا فی العبادة لاجلهم[2] الخ۔

مرقات (از محدث علی قاری) میں ہے مردِ صالح یعنی وہ نبی یا ولی فوت ہوجاتا اس کی تصاویر تھے اور لگایا کرتے تھے ان کی یادگار اور ان کی وجہ سے عبادت میں رغبت دلانے کیلئے الخ۔ (ت)

www.alahazratnetwork.org

حدیث ۲۷: امام بخاری کتاب الصلوٰۃ جامع صحیح میں تعلیقًا بلاقصد اور عبدالرزاق وابوبکر بن ابی شیبہ اپنے اپنے مصنف اور بیہقی سنن میں اسلم مولٰی امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے موصولًا مع القصہ راوی جب امیر المومنین ملک شام کو تشریف لے گئے ایک زمیندار نے آکر عرض کی میں نے حضور کے لئے کھانا تیار کرایا ہے میں چاہتا ہوں حضور قدم رنجہ فرمائیں کہ چشموں میں میری عزت ہو، امیر المومنین نے فرمایا:

انا لاندخل کنائسکم من اجل الصور التی فیها[3]

ہم ان کنیسوں میں نہیں جاتے جن میں یہ تصویریں ہوتی ہیں۔

---

[1] صحیح البخاری کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ فی البیعۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۶۲
" کتاب الجنائز باب بناء المسجد علی القبر " " " ۱/۱۷۹
صحیح مسلم کتاب المساجد باب النہی عن بناء المسجد علی القبر " " " ۱/۲۰۱
[2] مرقاۃ المفاتیح کتاب اللباس باب التصاویر الفصل الثالث مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۸/۲۸۲
[3] المصنف لعبد الرزاق باب التماثیل وما جاء فیہ حدیث ۱۹۴۸۶ المکتب الاسلامی بیروت ۱۰/۳۹۷
صحیح البخاری کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ فی البیعۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۶۲

بالجملہ [illegible] یہ مسئلہ [illegible] حرام [illegible] اعتقاد [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible] تصویر [illegible] حرمت [illegible]

[illegible] تصویر حرام فرمائی [illegible]

[illegible]

[illegible] فرمایا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت نے فرمایا

[illegible]

[illegible]

[illegible] تصویر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]	المکتبۃ الاسلامیۃ [illegible]	[illegible]
صحیح مسلم	کتاب اللباس، باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان	قدیمی کتب خانہ کراچی	[illegible]
صحیح البخاری [illegible]	[illegible]	" " "	[illegible]

(۱) امام غنیم بن قسطاس تابعی مدنی۔

(۲) امام محدث جلیل القدر ابو نعیم صاحب حلیۃ الاولیاء۔

(۳) امام محدث علامہ ابو الفرج عبد الرحمٰن ابن الجوزی حنبلی۔

(۴) امام ابو الیمن ابن عساکر۔

(۵) امام تاج الدین فاکہانی صاحب فجر منیر۔

(۶) علامہ سید نور الدین علی بن احمد سمہودی مدنی شافعی صاحب کتاب الوفا و وفاء الوفاء

(۷) سیدی عارف باللہ محمد بن سلیمٰن جزولی صاحب الدلائل۔

(۸) امام محدث فقیہ احمد بن حجر مکی شافعی صاحب جوہر منظم۔

(۹) علامہ حسین بن محمد بن حسن دیار بکری صاحب الخمیس فی احوال النفس نفیس صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم۔

(۱۰) علامہ سیدی محمد بن عبد الباقی زرقانی مالکی شارح مواہب لدنیہ و منح محمدیہ۔

(۱۱) شیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی صاحب جذب القلوب۔

(۱۲) محمد العاشق بن عمر الحافظ الرومی حنفی صاحب خلاصۃ الاخبار ترجمہ خلاصۃ الوفاء وغیرہم ائمہ و علماء نے مزار اقدس و اکرم سید عالم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم و قبور مقدسہ حضرات صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰے عنہما کے نقشے بنائے۔

مواہب اور انکی شرح میں ہے:

(قد روی ابوداؤد والحاکم من طریق القاسم بن محمد بن ابی بکر) الصدیق (قال دخلت علی عائشۃ فقلت یا امہ اکشفی لی عن قبر النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) و صاحبیہ الحدیث (زاد الحاکم فرأیت رسول اللہ) ای قبرہ (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) مقدما و ابابکر راسہ بین کتفی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ

امام ابوداؤد اور حاکم نے حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق کی سند سے روایت کیا، فرمایا: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے ان سے عرض کیا اماں جان! حضور صلے اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم اور انکے دو ساتھیوں کی قبور سے پردہ اٹھا دیجئے (الحدیث) امام حاکم نے یہ اضافہ کیا (جب مائی صاحبہ نے قبور سے پردہ اٹھایا) تو میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی قبر اطہر سب سے آگے دیکھی اور دوسری دو قبروں کی صورت یہ تھی کہ ابوبکر صدیق

وسلم و عمر راسه عند رجلی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم) قال ابو الیمن بن عساکر و هذه صفته۔

کا سر مبارک حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے دو کندھوں کے پاس تھا جبکہ فاروق اعظم کا سر مبارک حضور کے مبارک پاؤں کے متوازی و متصل تھا۔ امام ابوالیمن بن عساکر نے فرمایا صورت نقشہ سامنے ہے:

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(و روی ابوبکر الآجری) الحافظ الامام توفی فی محرم سنة ست وثلثمائة (فی کتاب صفة قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن غثیم بن نسطاس المدنی) تابعی مقبول کما فی التقریب (قال رأیت قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی امارة عمر بن عبد العزیز فرأیته مرتفعا نحوا من اربع اصابع و رأیت قبر ابی بکر وراء قبره و رأیت قبر ابی بکر اسفل منه) ورواه ابو نعیم بزیادة و صوّره لنا۔

امام حافظ ابوبکر آجری (متوفی محرم ۳۰۶ھ) نے حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کی قبر اطہر کے بیان میں ارشاد فرمایا غثیم بن نسطاس مدنی تابعی (جو مقبول رواۃ میں سے ہیں جیسا کہ التقریب میں ہے) سے روایت ہے فرمایا میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز کے دور خلافت میں آنحضرت صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کی قبر اقدس کی زیارت کی۔ قبر اطہر زمین سے چار انگشت کے بقدر بلند تھی اور میں نے دیکھا کہ جناب صدیق اکبر کی قبر مبارک اس کے پیچھے اور اس سے نیچے تھی۔ محدث ابو نعیم نے کچھ اضافہ کرتے ہوئے روایت کیا ہے اور ہمارے لئے اس کی یہ تصویری صورت بیان فرمائی: (ت)

المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

[1]

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

---

[1] شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ المقصد العاشر الفصل الثانی دار المعرفۃ بیروت ۲۹۳/۸

(وقد اختلف اهل السير وغيرهم في صفة القبور المقدسة على سبع روايات اوردها) ابو اليمن (ابن عساكر في كتابه (تحفة الزائر) والصحيح منها روايتان احدهما ما تقدم عن القاسم والاخرى وبها جزم رزين وغيره وعليها الاكثر كما قال المصنف في الفصل الثاني و قال النووي انها المشهورة والسمهودي انها اشهر الروايات ان قبره صلى الله تعالى عليه وسلم الى القبلة مقدما بجدارها ثم قبر ابي بكر حذاء منكبي النبي صلى الله تعالى عليه وسلم و قبر عمر حذاء منكبي ابي بكر رضي الله تعالى عنهما وهذا صفتها،

سیرت نگاروں نے قبور مقدسہ کی وضع یا ساخت میں جو اختلاف کیا ہے اس سلسلے میں سات روایات پائی جاتی ہیں۔ ابوالیمن ابن عساکر نے وُہ روایات اپنی کتاب "تحفۃ الزائر" میں بیان کی ہیں ان میں سے صرف دو روایات صحیح ہیں، ایک ان میں سے وہ ہے جو ابوالقاسم کے حوالے سے بیان ہوچکی ہے، اور دوسری روایت وہ ہے جس پر محدث رزین وغیرہ نے اظہار اعتماد کیا ہے اور اسی پر اکثر اہل علم قائم ہیں جیسا کہ مصنف نے دوسری فصل میں فرمایا، امام نووی کہتے ہیں کہ یہی مشہور ہے، اور علامہ سمہودی نے فرمایا، زیادہ مشہور روایت یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور دیوار قبلہ سے متصل سب سے آگے ہے اور حضور صلے اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم کے شانوں کے بالمقابل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰے عنہ کی قبر ہے پھر صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰے عنہ کے شانوں (کندھوں) کے بالمقابل حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی قبر ہے۔ یہ ان قبور کی صورت ساخت ہے: (ت)

المصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

الصدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ

الفاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ

ومرت واحدة من الضعيفة ولاحاجة لذکر باقیھا[1] اھ ما فی المواھب وشرحھا ملتقطا قلت وقد ذکر السبع جمیعا الامام البدر محمود العینی فی عمدة القاری فراجعھا ان ھویت۔

ایک ضعیف روایت گزر چکی ہے اور بقیہ کے ذکر کی چنداں ضرورت نہیں، جو کچھ مواہب لدنیہ اور اس کی شرح میں منتخب کردہ عبارت تھی وہ مکمل ہوگئی۔ میں کہتا ہوں کہ پوری سات روایتوں کو امام بدرالدین محمود عینی نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف عمدۃ القاری (شرح صحیح بخاری) میں ذکر فرمایا ہے اگر خواہشِ مطالعہ ہو تو اس سے رجوع کیا جائے۔ (ت)

مطالع المسرات میں ہے:

وضع المؤلف صفة الروضة ھکذا۔

مؤلف نے روضہ کی ساخت بیان کی جو کہ نقشہ ذیل کے مطابق کچھ اس طرح ہے: (ت)

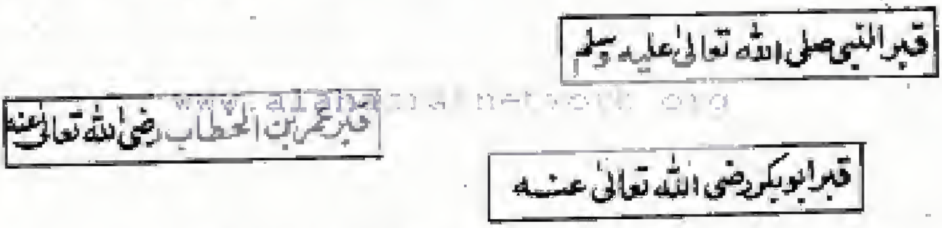

www.alahazratnetwork.org

ابوبکر مؤخر قلیلا عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خلفہ وعمر خلف رجلی ابی بکر، وروی ابوداؤد والحاکم وصححہ اسنادہ عن القاسم بن محمد الحدیث قال السمھودی وھذا ارجح ما روی عن القاسم ثم صورھا عن ابن عساکر ھکذا۔

حضرت ابوبکر صدیق حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کچھ تھوڑا پیچھے ہیں اور حضرت عمر فاروق حضرت ابوبکر صدیق کے پاؤں والی حد سے قدرے پیچھے ہیں۔ امام ابوداؤد اور حاکم نے صحیح سند کے ساتھ حضرت قاسم بن محمد سے روایت کی ہے (الحدیث)، علامہ سمہودی نے فرمایا کہ یہ زیادہ راجح ہے جو کچھ حضرت قاسم سے روایت کیا گیا ہے پھر انھوں نے ابن عساکر کے حوالے سے اس کی تصویر (نقشہ) کچھ اس طرح بیان فرمائی: (ت)

---

[1] شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ المقصد العاشر الفصل الثانی دارالمعرفۃ بیروت ۸/ ۲۹۶-۲۹۵

قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قبر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قبر ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وصوّر ابوالفرج ابن الجوزی یوضعها هکذا ونسب ابن حجر هذه الصفة الی الاکثر اه مختصرا. قلت وقع ههنا فی الکتاب تخلیط واضطراب نبهت علیه علی هامشه وزاده سید المرتضی فی النقل عنه فی شرح الاحیاء لم اجده فی نسختی شرح الدلائل ولا هو صحیح فی نفسه وذلك انه لم یذکر فی المطالع عن ابن الجوزی صورة جدیدة فکان قوله هکذا اشارة الی ما مرّ و هو الذی نسبه ابن حجر الی الجمهور والاکثر کما ستسمع فیما یذکر، اما المرتضی فنقل تصویره عن المطالع عن ابن الجوزی بعد قوله

حافظ ابوالفرج ابن جوزی نے ان کی وضع (یعنی قبور مقدسہ کی ساخت) کچھ اس طرح بیان فرمائی اور علامہ ابن حجر نے اس صورت وضع کو اکثر اہل علم سے منسوب کیا ہے (مختصر عبارت مکمل ہوئی) میں کہتا ہوں کہ اس کے باوجود یہاں کتاب میں کچھ خلط ملط اور اشتباہ پایا جاتا ہے میں نے اس پر اس کے حاشیہ میں تنبیہ کی ہے، سید مرتضیٰ نے شرح احیاء العلوم میں ان سے نقل کرنے میں کچھ اضافہ کیا ہے لیکن میں نے اسے شرح دلائل الخیرات کے اپنے نسخہ میں نہیں پایا اور فی ذاتہٖ وہ صحیح بھی نہیں اس لئے کہ مطالع المسرات میں ابن جوزی کے حوالے سے کوئی نئی صورت نہیں ذکر کی گئی لہذا ابن جوزی کا قول هکذا اسی گزشتہ قول کی طرف اشارہ ہے اور یہ وہی ہے جس کو علامہ ابن حجر نے جمہور اور اکثر کی طرف منسوب کیا ہے جیسا کہ آئندہ ذکر کیا جاتا ہے آپ سنیں گے لیکن سید مرتضیٰ نے اس کی تصویر مطالع المسرات سے ابن جوزی کے قول هکذا کہنے کے بعد کچھ اس طرح نقل فرمائی ہے جو نقشہ ذیل

www.alahazratnetwork.org

۱؎ مطالع المسرات المکتبۃ النوریۃ الرضویۃ فیصل آباد ص ۱۴۸-۱۴۹

هٰكذا هٰكذا۔

سے ظاہر ہے : (ت)

صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم

ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ

عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ

ثم عقبه بقوله ونسب ابن حجر هذه الصفة الى الاكثر الخ[1] فلا ادری لعل هذا الغلط فی التصویر من الناسخ، والله تعالٰی اعلم۔

پھر اسے اپنے اس قول کے بعد لائے ہیں کہ علامہ ابن حجر نے اس صفت کو اکثر کی طرف منسوب کیا ہے الخ میں نہیں جانتا کہ شاید تصویر میں یہ لفظ غلطی کرنے والوں کی طرف سے اضافہ ہوگیا ہے واللہ تعالٰی اعلم۔ (ت)

جوہر منظم امام ابن حجر میں ہے :

www.alahazratnetwork.org

یسن له بل یتأکد علیه اذا فرغ من السلام علی رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم ان یتأخر الی صوب یمینه قدر ذراع للسلام علی ابی بکر الصدیق رضی الله تعالٰی عنه وکرم وجهه لان راسه عند منکب رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم ثم یتاخر الی یمینه ایضا قدر ذراع للسلام علی سیدنا عمر رضی الله تعالٰی عنه لان راسه عند منکب ابی بکر وهذه صورة القبور الثلثة الکریمة علی الاصح المذکور وعلیه الجمهور،

تاکیدی سنت ہے کہ جب زائر حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ذات اقدس پر سلام پیش کرنے سے فارغ ہو تو حضرت ابوبکر صدیق کو سلام پیش کرنے کے لئے بقدر ایک ہاتھ اپنی دائیں جنوبی سمت پیچھے ہٹ جائے (اللہ تعالٰی ان سے راضی ہو اور انکے چہرے کو رونق بخشے) کیونکہ ان کا سر مبارک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شانوں کے بالمقابل ہے پھر دائیں جانب ایک ہاتھ کے بقدر مزید پیچھے ہوجائے تاکہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں سلام پیش کرسکے کیونکہ ان کا سر مبارک حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے کندھوں کے بالمقابل ہے۔ زیادہ صحیح قول مذکور کے مطابق

---

[1] اتحاف السادۃ المتقین الجملۃ العاشرۃ صفۃ الروضۃ المشرفۃ الخ دار الفکر بیروت ۴/ ۴۲۰-۲۱

ثم قال بعد التصویر اخترت وضعها علی هٰذہ الکیفیۃ لانها المطابقۃ للواقع عند توجہ الزائر الیهم[1] الخ۔

قبورِ ثلاثہ کی یہی صورت واقع ہے اور اسی پر جمہور کا اتفاق ہے۔ پھر تصویر کے بعد فرمایا میں نے اس کیفیت کے مطابق صورت وضع قبور اختیار کی ہے اس لئے کہ یہی واقع کے مطابق ہے جب زائر انکی طرف منہ کرے الخ۔ (ت)

اگر معاذ اللہ دلائل الخیرات شریف سے نقشہ مقدسہ نکالا جائے تو نہ صرف دلائل بلکہ ان سب کتب احادیث وسیر وغیرہا کے اوراق چاک کئے جائیں اور اُن ائمہ محدثین کے بناسے ہوئے نقشوں کا کیا علاج ہو جو زمانۂ تابعین وتبع تابعین سے قرناً فقرناً روایت حدیث میں نقشے بناتے آئے اللہ عزّ وجل افراط وتفریط کی آفت سے بچائے۔ دلائل الخیرات شریف کو تالیف ہوئے پونے پانسو برس گزرے جب سے یہ کتاب مستطاب شرقاً غرباً عرباً عجماً تمام جہان کے علماء واولیاء وصلحا میں حرزِ جان ووظیفۂ دین وایمان ہورہی ہے، یہ حسن قبول خدا ورسول جل جلالہٗ وصلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم زید وعمرو کے مٹائے نہیں مٹ سکتا ؎

ہمہ شیرانِ جہاں بستۂ ایں سلسلہ اند | روبہ از حیلہ چساں بگسلد ایں سلسلہ را

(دنیا کے سارے شیر اسی سلسلے میں بندھے ہوئے ہیں لہٰذا کسی حیلے سے لومڑی اس سلسلہ کو کیسے کاٹ سکتی ہے۔ ت)

www.alahazratnetwork.org

ہاں اب نئے زمانے فتنہ کے گھرانے میں وہ گمراہ بھی پیدا ہوئے جو عیاذاً باللہ دلائل الخیرات کو معدن شرک وبدعات کہتے ہیں مگر اُن کے بکنے سے اُمّتِ مرحومہ کا اتفاق واطباق نہیں ٹوٹ سکتا ؎

مہ فشاند نور وسگ عوعو کند | ہر کسے بر خلقت خود می تند

(چاند نور بکھیرتا ہے مگر کتّے اسے بھونکتے ہیں، درحقیقت ہر ایک اپنی اپنی تخلیق میں تنا ہوا اور کسا ہوا ہے۔ ت)

کشف الظنون میں ہے:

دلائل الخیرات آیۃ من اٰیات اللہ یواظب بقراءتہ فی المشارق والمغارب وللدلائل اختلاف فی النسخ لکثرۃ روایتها عن المؤلف رحمہ اللہ تعالٰی

یعنی کتاب دلائل الخیرات اللہ تعالٰی کی آیتوں میں ایک آیت ہے کہ مشارق ومغارب میں ہمیشہ پڑھی جاتی ہے، اس کے نسخے مختلف ہیں کہ مؤلف رحمہ اللہ تعالٰے سے اس کی روایت بکثرت ہوئی مگر

---

[1] الجوہر المنظم الفصل السابع فیما ینبغی للزائر فعلہ الخ المکتبۃ القادریہ جامعہ نظامیہ لاہور ص ۵۰

لکن المعتبر نسخۃ ابی عبد اللہ محمد الصغیر السہیلی کان المؤلف صححہا قبل وفاتہ بثمان سنین سادس ربیع الاول سنۃ ۸۶۲ ملخصًا۔[1]

معتبر ابو عبد اللہ محمد سہیلی کا نسخہ ہے کہ مؤلف قدس سرہٗ نے وصال شریف سے آٹھ برس پہلے ششم ربیع الاول ۸۶۲ھ کو اس کی تصحیح فرمائی تھی۔

(۱۳) علامہ محمد بن احمد بن علی فاسی قصری مطالع میں فرماتے ہیں:

اعقب المؤلف رحمہ اللہ تعالٰی ورضی عنہ ترجمۃ الاسماء بترجمۃ صفۃ الروضۃ المبارکۃ موافقا وتابعا للشیخ تاج الدین الفاکہانی فانہ عقد فی کتابہ الفجر المنیر بابا فی صفۃ القبور المقدسۃ ومن فوائد ذٰلک ان یزور المثال من لم یتمکن من زیارۃ الروضۃ ویشاھدہ مشتاق ویلثمہ ویزداد فیہ حبا وشوقا۔[2]

مؤلف رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فصل اسماء طیبہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد صفت روضہ مبارکہ کی فصل بہ تبعیت وموافقت امام تاج الدین فاکہانی ذکر فرمائی کہ انھوں نے بھی اپنی کتاب فجر منیر میں خاص ایک باب ذکر کیا اور اس میں بہت فائدے ہیں ازانجملہ یہ کہ جسے روضہ مبارکہ کی زیارت میسر نہ ہوئی وہ اس نقشہ پاک کی زیارت کرے مشتاق اسے دیکھے اور بوسہ دے اور نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی محبت اور حضور کا شوق اسکے دل میں بڑھے۔

اللّٰھم ارزقنا اٰمین (اے اللہ! ہمیں بھی یہ نصیب فرما اور ہماری یہ درخواست قبول فرما۔ ت)

(۱۴) اسی میں ہے:

قد کنت رأیت تالیفا لبعض المشارقۃ یقول فیہا انہ ینبغی لذاکر اسم الجلالۃ من المریدین ان یکتبہ بالذھب فی ورقۃ ویجعلہ نصب عینیہ فاذا صور قاری ھذا الکتاب الروضۃ صورۃ حسنۃ بالوان حسنۃ وخصوصًا بالذھب فھو من معنی ذٰلک۔[3]

میں نے بعض علماء مشرق کی تالیف میں دیکھا کہ جو مرید اسم پاک اللہ کا ذکر کرے اسے چاہیے کہ نام پاک اللہ ایک ورق میں سونے سے لکھ کر اپنے پیش نظر رکھے تو جب اس کتاب کا پڑھنے والا روضہ مقدسہ کی خوبصورت تصویر خوشنما رنگوں سے رنگین خصوصًا آب زر سے بنائے تو وہ اسی قبیل سے ہے۔

---

[1] کشف الظنون باب الدال المہملہ دلائل الخیرات منشورات مکتبۃ المثنٰی بغداد ۱/ ۷۵۹
[2] مطالع المسرات المکتبۃ النوریۃ الرضویۃ فیصل آباد ص ۱۴۴
[3] " " " " " " " " ۱۴۵

(۱۵) اُسی میں ہے:

وقد ذکر بعض من تکلم علی الاذکار و کیفیۃ التربیۃ بہا انہ اذا کمل لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فلیشخص بین عینیہ ذاتہ الکریمۃ بشریۃ من نور فی ثیاب من نور یعنی لتنطبع صورتہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فی روحانیتہ و یتألف معہا تألفا یتمکن بہ من الاستفادۃ من اسرارہ و الاقتباس من انوارہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال فان لم یرزق تشخص صورتہ فیری کانہ جالس عند قبرہ المبارک یشیر الیہ متی ما ذکرہ فان القلب متی ما شغلہ شیئ امتنع من قبول غیرہ فی الوقت الٰی آخر کلامہ فیحتاج الی تصویر الروضۃ المشرفۃ والقبور المقدسۃ لیعرف صورتہا ولیشخصہا بین عینیہ من لم یعرفہا من المصلین علیہ فی ھٰذا الکتاب وھم عامۃ الناس وجمہورہم[1]

بعض اولیائے کرام جنھوں نے ذکر وشغل سے تربیت مریدین کی کیفیت ارشاد کی، بیان فرماتے ہیں کہ جب ذکر لا الٰہ الا اللہ کو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کامل کرلے تو چاہیے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا تصور اپنے پیش نظر جمائے بشری صورت نور کی طلعت نور کے لباس میں تاکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی صورت کریمہ اس کے آئینۂ دل میں جم جائے اور اس سے وہ الفت پیدا ہو جس کے سبب حضور کے اسرار سے فائدہ لے حضور کے انوار کے پھول چنے اور جسے یہ تصور میسر نہ ہو وہ یہی خیال جمائے کہ گویا مزار پرانوار کے سامنے حاضر ہے اور ہر بار جب ذکر میں نام پاک آئے تصور میں مزار اقدس کی طرف اشارہ کرتا جائے کہ دل جب ایک چیز سے مشغول ہو جاتا ہے پھر اس وقت دوسری چیز قبول نہیں کرتا، تو اب روضۂ مطہرہ وقبور مطہرہ کی تصویر بنانے کی حاجت ہوئی کہ جن دلائل الخیرات پڑھنے والوں نے اُن کی زیارت نہ کی اور اکثر ایسے ہی ہیں وہ انھیں پہچان لیں اور ذکر کے وقت اُن کا تصور ذہن میں جمائیں۔

(۱۶) اُسی میں ہے:

وقد استنابوا مثال النعل عن النعل وجعلوا لہ من الاکرام والاحترام ما للمنوب عنہ وذکروا لہ خواصا وبرکات وقد جربت وقالوا فیہ اشعارا[2]

علمائے کرام نے نعل مقدس کے نقشے کو نعل مقدس کا قائم مقام بنایا اور اس کے لئے وہی اکرام واحترام جو اصل کے لئے تھا ثابت ٹھہرایا اور اس

---

[1] مطالع المسرات المکتبۃ النوریۃ الرضویۃ فیصل آباد ص ۱۴۴ و ۱۴۵

www.alahazratnetwork.org

كثيرة وألفوا فى صورته و رووه بالاسانيد وقد قال القائل؛ ؎

اذا ما الشوق اقلقنى اليها
ولم اظفر بمطلوبى لديها
نقشت مثالها فى الكف نقشا
وقلت لناظرى قصرًا عليها[1]

نقشہ مبارک کے لئے خواص و برکات ذکر فرمائے اور بلا شبہہ وہ تجربے میں آئے اور اس میں بکثرت اشعار کہے اور اس کی تصویر میں رسالے تصنیف کئے اور اسے سندوں کے ساتھ روایت کیا اور کہنے والے نے کہا؛

جب اس کی آتش شوق میرے سینے میں بھڑکتی ہے اور اس کا دیدار میسر نہیں ہوتا اس کی تصویر ہاتھ پر کھینچ کر آنکھ سے کہتا ہوں اسی پر بس کر۔

(۱۷) علامہ تاج فاکہانی فجر منیر میں فرماتے ہیں؛

من فوائد ذٰلك ان من لم يمكنه من زيارة الروضة فليبرز مثالها وليلثمه مشتاقا لانه ناب مناب الاصل كما قد ناب مثال نعله الشريفة مناب عينها فى المنافع والخواص شهادة التجربة الصحيحة و لذا جعلوا له من الاكرام والاحترام ما يجعلون للمنوب عنه[2] الخ.

نقشۂ روضہ مبارک کے لکھنے میں ایک فائدہ یہ ہے کہ جسے اصل روضہ اقدس کی زیارت نہ ملی وہ اس کی زیارت کرے اور شوق دل کے ساتھ اسے بوسہ دے کہ یہ مثال اسی اصل کے قائم مقام ہے جیسے نقشہ نعل مقدس منافع و خواص میں بالیقین اس کا قائم مقام ہے جس پر صحیح تجربہ شاہد عدل ہے ولہذا علمائے دین نے نقشے کا اعزاز و اعظام وہی رکھا جو اصل کا رکھتے ہیں۔

(۱۸) حضرت مصنف دلائل قدس سرہ العزیز اس کی شرح کبیر میں اسے نقل فرماتے اور علامہ ممدوح کی متابعت ظاہر کرتے ہیں؛

حيث قال انما ذكرتها تابعًا للشيخ تاج الدين الفاكهانى فانه عقد فى كتابه الفجر المنير بابًا فى صفة القبور المقدسة و

چنانچہ مصنف دلائل الخیرات نے فرمایا میں نے علامہ تاج الدین فاکہانی کے اتباع میں اس کا ذکر کیا ہے اس لئے کہ موصوف نے اپنی کتاب الفجر المنیر میں قبور مقدسہ کی صورت وضع

---

[1] مطالع المسرات المکتبۃ النوریۃ الرضویۃ فیصل آباد ص ۱۴۴
[2] فجر منیر

قال ومن فوائد ذٰلک[1] الخ۔ میں ایک باب باندھا اور فرمایا ان فوائد میں سے ایک فائدہ یہ ہے الخ۔ (ت)

(۱۹) امام ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن خلف السلمی الشہیر بابن الحاج المتولی الاندلسی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے نقشہ نعل مقدس کے بیان میں مستقل کتاب تالیف فرمائی۔

(۲۰) اسی طرح اُن کے تلمیذ شیخ عزیز ابوالیمن ابن عساکر نے نفیس وجلیل کتاب مسمّٰی بہ خدمت النعل للقدم المحمدی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لکھی جس کے ساتھ اکابر ائمہ نے مثل کتب حدیث روایۃً وسماعًا وقراءۃً اعتنائے تام کیا۔

(۲۱) امام احمد بن محمد خطیب قسطلانی صاحب ارشاد الساری شرح صحیح بخاری مواہب لدنیہ و منح محمدیہ میں فرماتے ہیں:

قد ذکر ابوالیمن ابن عساکر تمثال نعله الکریمة علیه افضل الصلٰوة والتسلیم فی جزء مفرد رویته قراءة وسماعا وکذا افرده بالتالیف ابواسحٰق ابراهیم بن محمد بن خلف السلمی المشهور بابن الحاج من اهل المریة بالاندلس وکذا غیرهما وللّٰه در ابی الیمن بن عساکر حیث قال ؎

یامنشدا فی رسم ربع خال	ومناشد الدوارس الاطلال	دع ندب آثار وذکر مآثر
لاحبة بانوا وعصر خال	والثم ثری الاثر الکریم فحبذا	ان فزت منه بلثم ذا التمثال
صافح بها خدا وعفر وجنة	فی تربها وجدا وفرط تغال	یاشبه نعل المصطفٰی روحی الفدا
لمحلك الاسمی الشریف العال	هلّت لمرآك العیون وقد نأی	مرمی العیان بغیر ما اهمال
وتذکرت عهد العقیق فأثرت	شوقًا عقیق المدمع الهطال	اذکرتنی قدما لها قدم العلا
والجود والمعروف والافضال	لوان خدی یحتذی نعلا لها	لبلغت من نیل المنی آمال
اوان اجفانی لوطء نعالها	ارض حمت عزاینه الاذلال	اه بالالتقاط[2]

خلاصہ یہ کہ ابوالیمن ابن عساکر نے نقشہ نعل اقدس کے باب میں ایک مستقل جز تالیف کیا جسے میں نے استاد پر پڑھ کر اور استاد سے سُن کر روایت کیا اور اسی طرح ابن الحاج اندلسی وغیرہما علماء نے اس

---

[1] مطالع المسرات المکتبۃ النوریۃ الرضویۃ فیصل آباد ص ۱۴۴

[2] المواہب اللدنیۃ المقصد الثالث الفصل الثالث لبس النعل المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۴۲۶ تا ۴۲۸

بارہ میں مستقل تصنیفیں کیں اور اللہ عزوجل کے لئے ہے خوبی ابوالیمن ابن عساکر کی کیا خوب قصیدہ مدح شبیہ شریف میں لکھا ہے جس میں فرماتے ہیں: اے خانی کی یاد کرنے والے ان چیزوں کی یاد چھوڑ اور تبرکاتِ شریفہ مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی خاکبوسی کر۔ زہے نصیب اگر تجھے اس تصویر نعل مبارک کا بوسہ ملے اپنا رخسارہ اس پر رکھ اور اس کی خاک پر اپنا چہرہ مل۔ اے نعل مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر! تیری عزت و شرف بلند پر میری جان قربان تجھے دیکھ کر آنکھیں ایسی بہ نکلیں کہ اب تھمنا بہت دور ہے تجھے دیکھ کر انھیں مدینے کی وادیٔ عقیق میں مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رفتار یاد آگئی لہٰذا اپنے اشکِ رواں کے سُرخ سُرخ عقیق نچھاور کر رہے ہیں۔ اے تصویر نعل مبارک! تُو نے مجھے وہ قدم پاک یاد دلا دیا جس کے بلندی وجود و احسان و فضل قدیم سے ہیں، اگر میرا رخسارہ تراش کر اس قدم پاک کے لئے کفش بناتے تو دل کی تمنا بر آتی یا میری آنکھ اُن کی کفش مبارک کے لئے زمین ہوتی تو اُس زمین ہونے سے عزت کا آسمان بن جاتی ؎

جزاك الله خيرا يا ابا اليمن

(اے ابوالیمن اللہ تعالےٰ تمھیں بہترین صلہ عطا فرمائے۔ ت)

(۲۲) ابوالحکم بن عبدالرحمن الشہیر بابن المرحل رحمہ اللہ تعالیٰ کہ متاخرین سے ہیں امام بقیۃ الحفاظ ابن حجر عسقلانی نے تبصیر میں اُن کا ذکر کیا وصف نقش نعل مبارک میں اُن کا قصیدہ غرا ہے شیخ ابن الحاج نے اپنی کتاب مذکور میں ذکر کیا امام قسطلانی نے اسے ما احسنها کہا یعنی کیا خوب فرمایا، اس کے بعض ابیاتِ کریمہ مواہب میں یہ ہیں: ؎

مثال لنعلى من احب هويته	فها انا فى يومى و ليلى لاثمه
اُجرّعلى راسى و وجهى اديمه	واُلثمه طورا وطورًا الازمه
امثله فى رجل اكرم من مشى	فتبصره عينى و ما انا حالمه
احرك خدى ثم احسب وقعه	على وجنتى خطواتها لك يداومه
ومن لى بوقع النعل فى حر وجنتى	لماش علت فوق النجوم براجمه
ساجعله فوق الترائب عوذة	لقلبى لعل القلب يبرد حاجمه
واربطه فوق الشؤون تميمة	لجفنى لعل الجفن يرقأ ساجمه
الا بابى تمثال نعل محمد	لطاب لحاذيه و قدس خادمه
يود هلال الافق لو انه هوى	يزاحمنا فى لثمه و نزاحمه

سلام علیہ کلما هبت الصبا   وغنت باغصان الاراك حمائمه [1]

اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر نعل پاک کو میں دوست رکھتا اور رات دن اسے بوسہ دیتا ہوں اپنے سر اور منہ پر رکھتا اور کبھی چومتا کبھی سینے سے لگاتا ہوں، میں اپنے دھیان میں اسے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پائے اقدس میں تصور کرتا ہوں تو شدت صدق تصور سے گویا اپنی آنکھوں سے جاگتے میں دیکھ لیتا ہوں اس نقش پاک کو اپنے رخسارے پر رکھ کر جنبش دیتا اور یہ خیال کرتا ہوں کہ گویا وہ اسے پہنے ہوئے میرے رخسارے پر چل رہے ہیں، آہ کون ایسی صورت کرے کہ وہ پائے مبارک جو ستارگان آسمان ہشتم کے سروں پر بلند ہوئے ان کی کفش مبارک چلنے میں میرے رخسارے پر پڑے، میں نقشہ نعل پاک کو اپنے سینے پر دل کا تعویذ بنا کر رکھوں گا شاید دل کی آنکھ ٹھنڈی ہو، میں اسے سر پر آنکھوں کا تعویذ بنا کر باندھوں گا شاید بہتی پلکیں رکیں۔ یہ تو تصویر کفش مقدس پر میرا باپ نثار، کیا اچھا ہے اس کا بنانے والا اور جو اس کی خدمت کرے پاک ہو جائے، ماہ نو کی تمنا ہے کاش آسمان سے اتر کر اس نقشہ مبارک کے بوسے میں ہم اور وہ باہم مزاحمت کرتے، اللہ عزوجل کا سلام اترے محمد صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم پر جب تک باد صبا چلے اور جب تک درخت اراک کی ڈالیوں پر کبوتر گونجیں۔ اللھم صل وسلم وبارك علیه وعلی اله وامته ابدا آمین (یا اللہ! ان پر درود وسلام اور برکت نازل فرما اور ان کی آل اور امت پر ہمیشہ ہمیشہ اپنی رحمت فرما، یہی میری دعا ہے اسے قبول فرما۔ ت)

(۲۳) نیز مواہب لدنیہ میں ہے:

من بعض ما ذكر من فضلها وجرب من نفعها وبركتها ما ذكره ابوجعفر احمد بن عبد المجيد وكان شيخا صالحا ورعا قال حذوت هذا المثال لبعض الطلبة فجاءني يوما فقال رأيت البارحة من بركة هذا النعل عجبا اصاب زوجي وجع شديد كاد يهلكها فجعلت النعل على موضع الوجع وقلت اللهم ارني بركة صاحب هذا النعل فشفاها الله للحين[2]

اس مثال مبارک کے فضائل جو ذکر کئے گئے اور اسکے منافع وبرکات جو تجربے میں آئے ان میں سے وہ ہیں جو شیخ صالح صاحب ورع وتقوی ابوجعفر احمد بن عبدالمجید نے بیان فرمایا کہ میں نے نعل مقدس کی مثال اپنے بعض تلامذہ کو بنا دی تھی ایک روز انھوں نے آکر کہا رات میں نے اس مثال مبارک کی عجب برکت دیکھی میری زوجہ کو ایک سخت درد لاحق ہوا کہ مرنے کے قریب ہوگئی میں نے مثال مبارک موضع درد پر رکھ کر دعا کی کہ الٰہی! اس کی برکت سے شفا دے، اللہ عزوجل نے فوراً شفا بخشی۔

---

[1] المواہب اللدنیہ المقصد الثالث الفصل الثالث فی النعل المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۴۶۹

[2]

(۲۴) نیز امام قسطلانی فرماتے ہیں کہ ابو اسحاق ابراہیم بن الحاج فرماتے ہیں کہ اُن کے شیخ الشیخ ابو القاسم بن محمد فرماتے ہیں:

ومما جرب من برکتہ ان من امسکہ عندہ متبرکا بہ کان لہ امانا من بغی البغاۃ وغلبۃ العداۃ وحرزا من کل شیطان مارد وعین کل حاسد وان امسکتہ المرأۃ الحامل بیمینہا وقد اشتد علیہا الطلق تیسر امرہا بحول اللہ تعالٰی وقوتہ [1]

نقشہ نعل مبارک کی آزمائی ہوئی برکات سے یہ ہے کہ جو شخص بہ نیت تبرک اسے اپنے پاس رکھے ظالموں کے ظلم اور دشمنوں کے غلبہ سے امان پائے اور وہ نقشہ مبارک ہر شیطان سرکش اور حاسد کے چشم زخم سے اس کی پناہ ہو جائے اور زنِ حاملہ میں شدت دردِ زہ میں اگر اُسے اپنے داہنے ہاتھ میں لے بعنایتِ الٰہی اس کا کام آسان ہو۔

(۲۵) علامہ احمد بن محمد مقری تلمسانی نے اس باب میں دو مستقل کتابیں تصنیف فرمائیں، ایک النفحات العنبریۃ فی وصف نعل خیر البریۃ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کہ وجیز و نافع ہے، دوسری فتح المتعال فی مدح خیر النعال کہ بسیط و جامع ہے، ان کتب مبارکہ میں عجب فضائل و برکات و دفع بلیات و قضائے حاجات کے جو اس نقشہ مبارکہ سے خود مشاہدہ کئے اور سلف صالح و معاصرین صالحین نے دیکھے بکثرت بیان فرمائے ان کا ذکر باعث تطویل ہے جو چاہے فتح المتعال مطالعہ کرے، اب ہم بنظرِ اختصار اُن باقی ائمہ و اعلام کے بعض گرامی نام شمار کرنے پر اقتصار کریں جنھوں نے نقشہ مبارکہ بنوایا، بنا کر اپنے تلامذہ کو عطا فرمایا، اس سے تبرک کیا، اس کی مدحیں لکھیں، اس سے فیض و برکت حاصل کرنے، اُسے سر آنکھوں پر رکھنے، بوسہ دینے کی ترغیبیں کیں، احادیث کی طرح باہتمام تمام اس کی روایتیں فرمائیں، جسے تفصیل دیکھنی ہو فتح المتعال وغیرہ کی طرف رجوع لائے وباللہ التوفیق۔

www.alahazratnetwork.org

(۲۶) امام اجل ابو اویس عبداللہ بن عبداللہ بن اویس ابو الفضل بن مالک بن ابی عامر اصبحی مدنی کہ اکابر علماء مدینہ طیبہ و ائمہ محدثین و رجال صحیح مسلم و سنن ابی داؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ اور تبع تابعین کے طبقہ اعلٰے سے ہیں، امام مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بہنوئی اور بھتیجے یعنی ان کے حقیقی چچا زاد بھائی کے بیٹے ہیں، ۱۶۷ھ میں انتقال فرمایا، انھوں نے خود اپنے واسطے امام مالک وغیرہ اکابر تابعین و تبع تابعین کے زمانے میں نعلِ اقدس نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی مثال بنوا کر اپنے پاس رکھی اور قرناً فقرناً

---

[1] المواہب اللدنیۃ المقصد الثالث الفصل الثالث لبس النعل المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۴۶۷

(۲۶) اُن [illegible] شجرۂ طریقت [illegible]

(۲۷) اُن کے [illegible] امام [illegible] ابو الحسن [illegible] امام مسلم [illegible]
[illegible] امام شافعی [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے [illegible] ۲۰۴ ہجری [illegible]

(۲۸) اُن کے شاگرد زکریا بن ابی زائدہ۔

(۲۹) اُن کے شاگرد ابو [illegible]

(۳۰) اُن کے شاگرد ابو سعید عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ [illegible]

(۳۱) اُن کے شاگرد [illegible] بن جعفر [illegible]

(۳۲) اُن کے شاگرد محمد بن الحسین الفارسی۔

(۳۳) اُن کے شاگرد شیخ [illegible] ابو ابراہیم بن نصر بن اسحاق [illegible]

(۳۴) اُن کے شاگرد شیخ [illegible] ابو القاسم علی بن عبد السلام بن الحسین [illegible]

(۳۵) اُن کے شاگرد شیخ [illegible]

(۳۶) دو سرے شاگرد [illegible] حافظ الحدیث [illegible] ابو بکر ابن العربی [illegible]

(۳۷) اُن دونوں کے شاگرد امام [illegible] ابن العربی [illegible] ابو [illegible]

(۳۸) اُن کے شاگرد [illegible]

(۳۹) اُن کے شاگرد شیخ [illegible]

(۴۰) اُن کے شاگرد شیخ [illegible]

(۴۱) [illegible] شاگرد ابو القاسم [illegible]

(۴۲) اُن کے شاگرد ابو [illegible] ابو اسحاق [illegible]
[illegible]

(۴۳) [illegible] ابن الحسین۔

(۴۴) اُن کے شاگرد [illegible]

(۴۵) اُن کے شاگرد ابو [illegible] سعید بن [illegible] تستری۔

(۴۶) اُن کے شاگرد ابو بکر [illegible]

(۴۷) اُن کے شاگرد [illegible]

(۴۸) اُن کے شاگرد ابو محمد عبد العزیز بن احمد کنانی۔
(۴۹) اُن کے تلمیذ ابو محمد ہبۃ اللہ بن احمد بن محمد الکفانی دمشقی۔
(۵۰) اُن کے شاگرد حافظ ابو طاہر احمد بن محمد بن احمد اسکندرانی۔
(۵۱) اُن کے تلمیذ ابو عبد اللہ محمد بن عبد الرحمٰن تجیبی۔
(۵۲) اُن کے شاگرد ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ سبتی ان کے تلمیذ ابو اسحٰق ابراہیم بن الحاج سلمی ممدوح ان کے شاگرد ابن عساکر۔
(۵۳) ان کے تلمیذ بدر فارقی۔ یہ تین سلسلے مثل سلاسل حدیث تھے۔ ان کے علاوہ
(۵۴) امام ابو حفص عمر فاکہانی اسکندرانی۔
(۵۵) شیخ یوسف تتائی مالکی۔
(۵۶) فقیہ ابو عبد اللہ بن سلامہ۔
(۵۷) فقیہ محدث ابو الیعقوب۔
(۵۸) اُن کے شاگرد ابو عبد اللہ محمد بن رشید فہری۔
(۵۹) حافظ شہیر ابو الربیع بن سالم کلاعی۔
(۶۰) اُن کے تلمیذ حافظ ابو عبد اللہ بن الابار قضاعی۔
(۶۱) ابو عبد اللہ محمد بن جابر وادی۔
(۶۲) خطیب ابو عبد اللہ بن مرزوق تلمسانی۔
(۶۳) ابن عبد الملک مراکشی۔
(۶۴) شیخ ابو الخصال۔
(۶۵) ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن عبد الحق انصاری معروف بابن القصاب۔
(۶۶) شیخ فتح اللہ حلبی بیلونی۔
(۶۷) قاضی شمس الدین ضیف اللہ ترابی رشیدی۔
(۶۸) شیخ عبد المنعم سیوطی۔
(۶۹) محمد بن فرج سبتی۔
(۷۰) شیخ ابن حبیب النبی جن سے علامہ تلمسانی نے نقشہ مقدسہ کی عجیب برکت شفا بارہا روایت کی۔
(۷۱) سید محمد موسیٰ حسینی مالکی معاصر علامہ ممدوح۔

(۷۲) سید جمال الدین محدث صاحب روضۃ الاحباب۔

(۷۳) علامہ شہاب الدین خفاجی جنھوں نے فتح المتعال کی تعریف کی اور ھو مصنف حسن فرمایا یعنی وہ خوب کتاب ہے۔

(۷۴) فاضل کاتب چلپی صاحب کشف الظنون۔

(۷۵) فاضل علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی شارح مواہب و موطا امام مالک۔

اب اور پانچ ائمہ کرام کے اسماء طیبہ عالیہ پر اختتام کیجئے جن کی امامت کبریٰ پر اجماع اور ان کی جلالت شان و عظمت مکان مشہور و معروف بلاد و بقاع:

(۷۶) امام اجل حافظ الحدیث زین الدین عراقی استاذ امام الشان ابن حجر عسقلانی صاحب الفیہ سیرت وغیرہا۔

(۷۷) اُن کے ابن کریم علامہ عظیم سیدی ابوزرعہ عراقی۔

(۷۸) امام اجل سراج الفقہ والحدیث والملۃ والدین بلقینی۔

(۷۹) امام جلیل محدث نبیل حافظ شمس الدین سخاوی۔

(۸۰) امام اجل واکرم علامہ عالم خاتم الحفاظ والمحدثین جلال الملۃ والشرع والدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی رضی اللہ عنہم و بنا بہم یوم الدین اٰمین یارب العالمین۔

بالجملہ مزار اقدس کا نقشہ تابعین کرام اور نعل مبارک کی تصویر تبع تابعین اعلام سے ثابت اور جب سے آج تک ہر قرن و طبقہ کے علماء و صلحاء میں معمول و رائج ہمیشہ اکابر دین اُن سے تبرک کرتے اور اُن کی تکریم و تعظیم رکھتے آئے ہیں تو اب انھیں بدعت شنیعہ اور شرک و حرام نہ کہے گا مگر جاہل بیباک یا گمراہ بددین مریض القلب ناپاک والعیاذ باللہ من مھاوی الھلاك (اللہ تعالٰی کی پناہ ہلاکت و بربادی کے ٹھکانوں سے۔ ت) آجکل کے کسی نوآموز قاصر ناقص خاطر کی بات ان اکابر ائمہ دین و اعاظم علماء معتمدین کے ارشادات عالیہ کے حضور کسی ذی عقل دیندار کے نزدیک کیا وقعت رکھتی ہے، عاقل منصف کے لئے اسی قدر کافی ہے واللہ الھادی وولی الایادی بہ ثقتی وعلیہ اعتمادی (اللہ تعالٰی ہی راہ ہدایت دکھانے والا ہے اور جملہ احسانات و انعامات کا مالک و والی ہے پس اسی پر بھروسا و اعتماد ہے۔ ت) الحمدللہ کہ یہ مجمل جواب موضح صواب اواخر ذی الحجہ مبارک ۱۳۱۵ھ کے چند جلسوں میں تمام اور بلحاظ تاریخ شفاء الوالہ فی صور الحبیب ومزارہ ونوالہ ۱۳۱۵ھ (حیرت زدہ (عاشق) کی شفا (صحت یابی) صورِ حبیب، ان کے مزار اور ان کے جوتوں کے دیدار میں ہے۔ ت) نام ہوا۔ الحمدللہ رب العالمین وصلی اللہ تعالٰی علٰی

ھ ہمزہ بے مرکز ملحوظ العدد ست ۱۲

سیدنا و مولانا محمد و اٰلہٖ و صحبہ اجمعین اٰمین، واللہ تعالٰی اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم (سب خوبیاں خدا کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار (مربی) ہے، اللہ تعالٰی ہمارے آقا و مولٰی حضرت محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم پر اور ان کی تمام آل پر اور ساتھیوں پر رحمت نازل فرمائے۔ اللہ تعالٰی سب سے بڑا عالم ہے اور اس جلیل القدر ذات کا علم بہت کامل و اکمل اور نہایت درجہ پختہ و محکم ہے۔ ت)

اس تحریر کے چندماہ بعد آج کل کے بعض ہندی^ع صاحبوں نے اس کے مخالف تحریریں پیش کیں جن میں کسی امام معتمد یا عالم مستند سے اس کے خلاف پر اصلاً سند نہ دی گئی۔ ہم ابھی گزارش کرچکے ہیں کہ ارشاداتِ ائمہ دین و علماءِ معتمدین کے مقابل این وآن کے بے سند اقوال کیا قابل استدلال۔ قرونِ ثلاثہ میں باوصف تحقق ضرورت اس کی طرف قولاً و فعلاً اصلاً توجہ نہ پائے جانے کا جواب بھی واضح ہوچکا کہ زمانہ تابعین و تبع تابعین سے متوارث ہے۔ اور ضرورت شرعیہ بمعنی افتراض و وجوب نہ ہونا تو بدیہی یونہیں بایں معنی کہ کوئی امر مامور بہ فی الشرع عیناً اس پر موقوف ہو واضح المنع نہ سہی مسلم کہ مقتضی عین موجود مذکور حاصل مرافع مقصود جس سے باوصف تحقق خطور بالبال وخصوص احتیاج بالقصد امتناع پر اطباق و اجماع مفہوم ہو اور جہاں ایسا نہیں وہاں عدم وقوع ہرگز مفید کلفت قصدی نہیں کہ وہی مقدور ہے اور اس میں اتباع وقد حققنا ھٰذہ المباحث فی کتابنا المبارک ان شاء اللہ تعالٰی البارقۃ الشارقۃ علٰی مارقۃ المشارقۃ (ان مباحث کی تحقیق ہم نے اپنی بابرکت کتاب میں کردی ہے کتاب کا نام ہے البارقۃ الشارقۃ علٰی مارقۃ المشارقۃ (چمکدار تیز تلوار یں دین سے نکلنے والے مشرقی خوارج پر)۔ ت) اس قضیہ کو اگر یونہیں مرسل رکھیں تو صدہا مسائل شرعیہ خود صاحب تحریر مذکور کے تحریرات کثیرہ اس کی ناقض و مناقض موجود ہیں جن میں بعض ہمارے رسالہ سرور العید السعید فی حل الدعاء بعد صلٰوۃ العید (عید مبارک کی خوشیاں نمازِ عید کے بعد دُعا کے جواز میں۔ ت) بحوالہ جلد و صفحہ مذکور ہوئیں۔ رہا یہ کہ نقشہ کعبہ معظمہ و روضہ منورہ کو ان کا عین یا تمام احکام میں مساوی سمجھنا کہ نقشہ کعبہ کے طواف سے حج ادا ہوجائے اور حج کے بعد نقشہ روضہ کے پاس حاضری زیارت مقدسہ کی حاضری سے مغنی ہوجائے یہ کسی جاہل کا بھی زعم نہیں، ایسے اوہام باطلہ البتہ مشرکین و روافض کو پیدا ہوتے ہیں۔ رسالہ اسلمی میں قطع نظر اس سے کہ وہ کیا اور کیسا رسالہ

ع۔ یعنی فتوٰی مولوی عبدالحی لکھنوی ۱۲

www.alahazratnetwork.org

اور کہاں تک محل استناد میں پیش ہونے کی لیاقت رکھتا ہے اسی وہم پر اعتراض ہے وہ اس طریقۂ انیقہ پر جو ائمہ کرام وعلمائے اعلام میں معمول ومقبول رہا اصلاً وارد نہیں، وباللہ التوفیق واللہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم (اللہ تعالٰی کے فضل ہی سے توفیق حاصل ہے اور اللہ پاک اور برتر سب سے بڑا عالم ہے۔ ت)

(رسالہ شفاء الوالہ فی صور الحبیب ومزارہ ونعالہ ختم شد)

www.alahazratnetwork.org